سبق - 18

کشمیر کی سَیر

بچّوں کی چُھٹّیاں تھیں۔ اس لیے جُون کی جُھلسا دینے والی گرمی سے کُچھ دِنوں کے لیے نجات پانے کے لیے ہم لوگوں نے کشمیر جانے کا پروگرام بنایا۔ دِہلی سے ہم بذریعہ ریل گاڑی جمّوں پُہنچے، وہاں سے سِری نگر کے لیے بس لی۔ جمّوں سے نِکلتے ہی پہاڑی سِلسِلہ شُروع ہو جاتا ہے۔ ہماری بس ٹیڑھے میڑھے راستوں سے ہوتی ہُوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ اُدھم پُور، کُد، پٹنی ٹاپ، ہوتے ہُوئے بٹوٹ پُہنچے۔ بٹوٹ میں دو پہر کا کھانا کھایا وہاں سے رام بن پُہنچے۔ یہ جگہ دریائے چناب کے کنارے ہے۔ یہاں سے نِکل کر بانہال اَور پھر جواہر ٹنل کو پار کرتے ہُوئے ہم وادیِ کشمیر میں داخِل ہوگئے۔ یہاں پُہنچنے پر ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے ہمارا اِستقبال کِیا اَور ہمیں یُوں لگا جیسے دوزخ سے نِکل کر جنّت میں آگئے ہوں۔ ہماری بس آگے بڑھتی رہی۔ رات کے آٹھ بجے ہم لوگ سِری نگر پُہنچے۔ سری نگر میں

ہمارا قیام ہاؤس بوٹ میں رہا۔ ہاؤس بوٹ تک ہمیں شِکارے سے لے جایا گیا۔

اگلے روز صُبح سویرے ہم لوگ پہلگام جانے کے لیے تیار ہو گئے۔ ناشتے کے بعد پہلگام کے لِیے چل پڑے۔ سِری نگر سے اننت ناگ اَور عَیش مقام ہوتے ہُوئے پہلگام پہُنچ گئے۔ یہاں کا مَوسم نہایت رُوح افزا تھا۔ وہاں ہم لوگ کافی دیر تک دریائے لدّر کے کِنارے بَیٹھے رہے۔ اَور یہاں کے مَوسم اَور قُدرتی مناظِر سے لُطف اندوز ہوتے رہے۔ لدّر کا پانی اس قدر ٹھنڈا تھا کہ اِس میں ایک مِنٹ کے لِیے بھی ہاتھ رکھنا دُشوار تھا۔ بچّوں نے گھڑ سواری کی ضِد کی اَور ہم شِکار گاہ کی طرف چل پڑے۔

اگلے روز صُبح گُل مرگ کے لِیے روانہ ہو گئے۔ ٹنگ مرگ سے ہوتے ہُوئے گُل مرگ پہُنچ گئے۔ گُل مرگ کی وادی پھُولوں سے لدی ہُوئی تھی۔ لہلہاتے جنگل، سر سبز پہاڑیاں اَور دُوسرے نظّاروں کا لُطف اُٹھاتے رہے۔ پھر ہم لوگ کھِلن مرگ گئے جو سرمائی کھیلوں کے لِیے دُنیا بھر میں مشہُور ہے۔ یہاں کی چوٹیوں پر اب بھی برف مَوجُود تھی۔

اگلے تین چار روز ہم نے سِری نگر کے مُختلِف مقامات کی سَیر کی جن میں چشمۂ شاہی، نشاط باغ، چار چنار، نہرُو پارک، شنکر آچاریہ کا مندر اَور حضرت بَل شامِل ہَیں۔ ہم لوگ سون مرگ اَور وُلر جھیل بھی دیکھنے گئے۔ سِری نگر کے مُختلِف بازاروں میں گھُومے۔ کشمیر کی شال بافی، قالین سازی، پیپر ماشی وغیرہ بہُت سی مشہُور دستکارِیاں ہَیں۔ ہم نے بھی کُچھ تحفے

خریدے۔

ہمیں بتایا گیا کہ کشمیر میں اَور بھی کئی قابلِ دید مقامات ہَیں جیسے اچھا بل، ویری ناگ، یوس مرگ، لولاف وادی وغیرہ وغیرہ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے ہم وہاں نہیں جا پائے۔ کشمیر کے دلکش نظاروں نے ہمیں اِتنا مُتاثّر کِیا کہ واپس دہلی آنے کو جی نہیں چاہتا تھا لیکن مجبوراً اگلے روز ہمیں کشمیر کی وادی کو الوِداع کہنا پڑا۔